

وطن سے محبت شریعت محمدیہ ﷺ کی روشنی میں



## حب الوطنی کے رد میں غلو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وطن سے محبت شریعت محمدیہ ﷺ کی روشنی میں



الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وبعد!

کچھ لوگ تقویٰ اختیار کرنے میں غلو کا شکار ہیں اور اخلاص میں غلو کی وجہ سے بالخصوص القاعد اور داعش پاکستان کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جہاد کشمیر اس لیے درست نہیں کیونکہ یہ ملک کے لیے جہاد ہے جسے "وطنیت"

کہتے ہیں

یاد رکھیے! ہر چیز کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک حد مقرر کر رکھی ہے اور اس حد سے آگے گزرنا اور اس میں غلو کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ملک کی طرف نسبت کرنا اور "دفاع پاکستان" کا نام لینا درست نہیں ہے۔

اس مسئلے کو خوب سمجھ لیجیے کہ کسی بھی ملک کی محبت اور اس کی طرف نسبت کرنا اسلام کے مزاج کے بالکل خلاف نہیں ہے بلکہ بعض اوقات کسی وطن سے محبت کرنا مومنوں کا شیوہ ہوتا ہے کیونکہ یہ ایک فطری جذبہ ہے اور اسلام فطرت کے عین مطابق ہے۔ اگر عمومی طور پر دیکھا جائے تو وطن کی محبت ایک طبعی اور فطری چیز ہے جو ہر انسان میں پائی جاتی ہے، وطن سے محبت اور اس کی طرف نسبت کے حوالے سے قرآن و حدیث میں بہت سے شواہد اور دلائل موجود ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ وَرَّانَا نَسَا كَتَبْنَا عَلَيْهِمُ انْ  
اَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ اَوْ اَخْرِجُوا مِنْ  
دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوهُ اِلَّا قَلِيْلٌ  
مِّنْهُمْ

{النساء 66}

اور اگر ہم ان پر حکم کرتے کہ اپنی جانوں کو ہلاک کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت سی کم آدمی اس پر عمل کرتے۔ امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے جلا وطنی کو قتل کے برابر قرار دیا ہے۔

[مفاتیح الغیب المعروف التفسیر الکبیر: 15/515]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آئے ہوتے اور مدینہ کے قریب پہنچ کر اس کی دیواریں نظر آنے لگتی تو مدینہ کی محبت کی وجہ

سہ اپنی سواری کو تیز کر دیتے

[صحیح البخاری 1886]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :  
وفی الحدیث دلالة علی فضل المدینة ، وعلی مشروعیة  
حب الوطن ، والحنین الیہ

[فتح الباری : 3/621]

اس حدیث سے مدینہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ  
مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اپنے وطن سے محبت کی  
جاسکتی ہے

یہی بات امام عینی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "عمد  
القاری" میں اور امام مبارکپوری رحمہ اللہ نے  
اپنی کتاب "تحفہ الاحوذی" میں درج کی ہے  
اسی طرح مکہ والوں کے مظالم سے تنگ ہو کر اور  
زخموں سے چور ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر لگے  
تو مکہ کی طرف منہ کر کے ابدیدہ ہو کر کہنے لگے:  
والله انک لخیر ارض الله، واحب ارض الله الی  
الله، ولولا انی اخرجت منک ما خرجت»

[ترمذی ۳۹۲۱]

اللہ کی قسم تو اللہ کی سب سے بہترین زمین ہے اور  
اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ پسندیدہ زمین ہے ، اگر  
مجھ سے نکالا نہ گیا ہوتا تو میں کبھی نہ  
نکلتا

کیا اس وقت مکہ دارالایمان تھا ؟  
ہرگز نہیں !

یہ حب الوطنی ہی تھی کہ 360 بتوں کا مرکز ہونے کے  
باوجود پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
پسندیدہ قرار دیا ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
مدینہ پہنچے تو فرمایا :

اَللّٰهُمَّ حَيِّبِ الْبَيْتِ الْاَمْدِيْنَ  
كَحَيِّبِنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ حَيِّبًا

یا اللہ مکہ کی طرح مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے  
بلکہ مکہ سے زیادہ ( محبوب بنا دے

(بخاری ج 1 ص {5654})

صحیح البخاری کو قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب سمجھا جاتا ہے اور اس کتاب کی نسبت بخارا شہر کی طرف ہے وہ بخارا کے جہاں امام بخاری رحمہ اللہ کو پاؤں رکھنے کی بھی اجازت تک نہ تھی ، پھر بھی بخارا کی طرف نسبت تھی ، امام ترمذی ، امام نسائی وغیرہم اکثر ائمہ کی اپنے ملکوں کی طرف نسبت تھی۔

تو کیا ہم پاکستان کی طرف اپنی نسبت نہ لیں کرسکتے؟ جس کے ہم پر کئی احسان ہیں، جس کا قرض ہمیں چکانا ہے، اس کے برعکس جو شخص اس نسبت کو برداشت نہیں کرتا وہ اپنے تقویٰ اور دین کے معاملہ میں غلو کا شکار ہوچکا ہے ، اسے اپنے اعمال و عقائد کا جائز لینا ہوگا۔

میں تو یہی کہتا ہوں : شرعی دلائل کی روشنی میں ہمارے سامنے یہی بات واضح ہوتی ہے کہ اپنے ملک و ملت کی طرف نسبت ، اس سے محبت ، اس کے دفاع میں جہاد کرنا اہل ایمان کا شیوہ اور نشانی ہے امام ذہبی رحمہ اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی پسندیدہ چیزوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا :

وكان يجب عائشة، ويجب أباهما، ويجب أسامة، ويجب سبطيه، ويجب الخلاء والعسل، ويجب جبل أحد، ويجب وطنه، ويجب الأنصار، إلى أشياء لا تحصى مما لا يغني المؤمن عنها قط.

{سیر اعلام النبلاء للذہبی}

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا سے ، ان کے والد محترم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ، اور اسامہ رضی اللہ عنہ سے اور اپنے دونوں نواسوں سے شدید محبت کرتے تھے ، میٹھے اور شہد کو بھی پسند کرتے تھے ، جبل احد اور اپنے وطن سے محبت کرتے تھے انصار سے بھی پیار کرتے تھے اور اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ جن سے ایک مومن کبھی بھی بے پروا نہ لیں سکتا۔

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں ہمارے سامنے یہی

بات واضح ہوتی ہے کہ اپنی ملک کی طرف نسبت اس سے  
محبت ، اس کے دفاع میں جہاد کرنا اور ایمان کا  
شیوہ اور نشانی ہے

۱۱ البتہ یہ وطنی محبت اسلام مخالف نہیں ہونی  
چاہیے بلکہ دین اسلام کی سر بلندی میں ممدو معاون  
ہونی چاہیے ، اگر دین اسلام اور ملک و ملت مقابل  
ہو تو اسلام کی خاطر ہر چیز قربان ہے  
نوٹ:

۱۲ یہ بات دلائل صحیحہ کی روشنی میں ثابت کرچکے کہ  
وطن ، ریاست و ملک اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی  
نعمت ہے اور اس سے محبت شعائر اسلام کی مخالفت  
نہیں بلکہ ایک مومن کیلئے دینی فریضہ ہے کہ وہ ہر  
اس ملک سے محبت کرے جو دین اسلام کے نام پر بنا ہو  
اور اس کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش کرے اس کے خلاف  
ہر پراپیگنڈہ سے بچے تاکہ اس کا ایمان کامل رہے  
یہ وطن عزیز ملک خداداد پاکستان اس کی بنیاد لالہ  
الا اللہ پر ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لیے ان گنت  
قربانیاں دی گئی اور اس کے دستور میں یہ بات شامل  
کی گئی کہ اس کا قانون اسلام کے عین مطابق ہو گا ،  
لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں  
آتی رہیں لوگ بدلتے رہیں ذہنیت میں تبدیلی آنے کی  
وجہ سے قوانین بھی بدل گئے لیکن آج بھی اس قانون  
میں یہ بات موجود ہے کہ جو شق اسلام مخالف قرار  
پائے گی اس کا نفاذ نہیں ہو گا

۱۳ کچھ لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے ناواقف بلکہ یہ  
کہنا غلو نہ ہو گا کہ اسلام کے لبادوں میں اسلام  
دشمن ممالک کی ایک گہری سازش اور مسلمانوں کے لیے  
دور حاضر کا سب سے بڑا فتنہ جو اسلام کے نام  
پر پیدا ہوا لیکن اس کا سب سے زیادہ نقصان بھی  
اسلام اور اسلامی ممالک کو ہوا ہے القاعدہ اور  
داعش اور ان کے نظریات پر چلنے والی کچھ اور  
تنظیمیں جنہوں نے مسلمان ممالک کو مرتد قرار دے  
کر ان کے قتل کے جواز کے فتوے دیئے اور ان کے خلاف  
علم بغاوت بلند کیا پھر مسلم علماء نے ان کا  
تعاقب کر کے ان کے شریعت مخالف نظریات اور نعروں  
سے لوگوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ یہ دین نہیں  
بلکہ دین کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والے نظریات

اب 2018 میں انہوں نے کشمیر کا رخ کیا کشمیر جو پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس پر ہندوستان نے غاصبانہ قبضہ جمایا ہوا ہے ، اور ہندوستان حکومت کی ہر کوشش رائیگاں چلی گئی کہ وہ کشمیر کو دلوں سے پاکستان کی محبت کا قلع قمع کر سکیں بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ دن بہ دن ان کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا ، جب ہندوستان حکومت زور بازو کشمیریوں کو جھکا نہ سکی تو اس نے اگلا داؤ لگایا کہ ان کے نظریات کو خراب کر دیا جائے تو اس نے اس پلان کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے "داعش" اور "القاعدہ" کا سہارا لیا ، القاعدہ نے کشمیر میں "ذاکرموسی" کو اپنی ساتھ ملا لیا اور "انصار غزوہ الہند" کے نام سے تنظیم کی بنیاد رکھ کر ذاکر موسیٰ کو اس کا امیر مقرر کر دیا ہے

اور پھر یہ نعرہ بلند کیا کہ وطن کیلئے جہاد کرنا اللہ کے ساتھ شریک ہے اور یہ کبیر گناہ ہے ، اور اس کی وضاحت یوں کی کہ کشمیری پاکستان کا نعرہ "کشمیر بندہ گا پاکستان" لگا کر جہاد کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہے اور واضح کفر ہے ، اس لیے یہ نعرہ ختم کر کے صرف ہندوستان کے خلاف اپنی حقوق کے لیے جہاد کریں

م اوپر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں واضح کرچکے ہیں کہ اسلامی ملک سے محبت کرنا ایک مومن کے لیے ضروری ہے ، اسلامی ملک سے محبت اور اس کے ساتھ ملنے کے لیے کوشش، کوشش میں اگر جہاد کی بھی ضرورت پڑے تو کیا جاسکتا ہے اور یہ جہاد 100 فیصد حقیقی اسلامی سنت نبوی کے عین مطابق جہاد ہو گا جیسا کہ تاریخ نبوی سے اس کے کئی ایک شواہد ملتے ہیں م اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جب تک زندہ رکھے دین اسلام اور منہج نبوی کے مطابق زندگی گزارنے والا بنا کر زندہ رکھے اور ہمارا خاتمہ بالایمان ہو ، رب العالمین ہم سے راضی ہو اور ہم اس سے راضی ہوں